رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲ | مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۷ جون سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۸۳

احراریوں کی طرف سے خلافِ اسلام دعوتِ مباہلہ

اخبار "احسان" (یکم جون) میں "مرزا بشیر اور محمد علی کو دعوتِ مباہلہ" کے عنوان سے ایک احراری مولوی صاحب نے جو "حافظ" اور "فاضل دیوبند" کہلاتے ہیں۔ اپنی عقل و دانش اور علوم متداولہ میں دسترس کا جو افسوسناک مظاہرہ کیا ہے۔ اس کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"میں بذریعہ اخبار "زمیندار" اور "احسان" مرزا بشیر الدین محمود اور مسٹر محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو صدق و کذب مرزا پر مباہلہ کا چیلنج دیتا ہوں۔ اور شرطِ مباہلہ یہ ہوگی۔ کہ ایک مقام پر ہم اکٹھے ہو کر یک جا روبرو گواہان خداوند کریم سے صدق دل سے تحریری اور تقریری دعا مانگیں۔ کہ الٰہی سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ فرما۔ اور کاذب کو صادق کے روبرو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہلاک کر۔ یہ دعا مانگنے کے بعد ہم ایک ایک تولہ سنکھیا روبروئے حاضرین کھالیں۔ اور ہم کو علیحدہ علیحدہ یا ایک ہی کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے۔ اور فیصلہ کو خداوند کریم پر چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ روز روز کی تو تو اور میں میں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ اور خدائی فیصلہ ہونے پر جھوٹا سچے کا دین اختیار کرلے"

احراریوں نے اس اسلام کی توہین کرنے والے اعلان پر بڑی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ جیسا کہ "احسان" اور "زمیندار" سے ظاہر ہے۔ کہ وہ سمجھ رہے ہیں۔ انہوں نے احمدیت کے مقابلہ میں بڑا تیر مارا ہے۔ لیکن درحقیقت اگر وہ دینِ اسلام کو ذرا بھی سمجھتے۔ اور مباہلہ کی اُن شروط پر نظر ڈالتے جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔ تو شرم و ندامت سے سر جھکا لیتے۔ کیا احراریوں میں سے کوئی شخص ایسا ہے۔ جو از روئے اسلام یہ ثابت کر سکے۔ کہ مباہلہ کی میعاد ۲۴ گھنٹے مقرر کی جا سکتی ہے۔ اور مباہلہ کے بعد ۲۴ گھنٹے کے اندر ہی اندر اللہ تعالیٰ صدق و کذب کا فیصلہ کر دے گا۔ اگر قرآن مجید۔ احادیث یا تاریخ اسلامی سے اس کا کوئی ثبوت نہیں مل سکتا۔ اور یقیناً نہیں مل سکتا۔ تو یہ خود ساختہ معیار کے رُو سے حق و باطل کا فیصلہ کرنا جہالت نہیں۔ تو اور کیا ہے:۔

اگر احراریوں یا ان کے "امیر شریعت" نے کوئی نئی شریعت نہیں بنائی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا جوا اپنی گردنوں سے کلیتہً پھینک کر کاملاً ملحد نہیں بن گئے۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام نے اس قسم کی شعبدہ بازی کا نام مباہلہ نہیں رکھا بلکہ مباہلہ کے لئے کئی امور ضروری قرار دیئے ہیں۔ مثلاً تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم و انفسنا وانفسکم کے مطابق ضروری قرار دیا۔ کہ فریقین کے مرد۔ عورتیں اور بچے سب شریک ہو کر دعا کریں۔ کہ الٰہی جو جھوٹا ہے۔ اس پر لعنت ڈال۔ اور اسے ہلاک کر:۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مباہلہ کی میعاد ایک سال رکھی جائے۔ اگر کوئی شخص ایک سال سے کم میعاد تجویز کرتا ہے تو وہ اسلام کی توہین کرتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس طریقِ عمل کو باطل قرار دیتا ہے۔ جس کے ماتحت آپ نے نصاریٰ نجران کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ مباہلہ کرتے۔ تو ایک سال کے اندر اندر تباہ ہو جاتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مباہلہ کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی میعاد کم از کم ایک سال ہو۔ اس سے کم میعاد مقرر نہیں کی جا سکتی:۔

پس "فاضل دیوبند" اور دوسرے احراریوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بے شک یہ دعا مباہلہ کے وقت کی جائے گی۔ کہ "الٰہی سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ فرما"۔ مگر چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہلاکت والی دعا خلافِ اسلام خلافِ قرآن۔ اور خلافِ اسوۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اگر احرار کو اس سے انکار ہو۔ اور وہ اپنی بات کو ہی سچا سمجھتے ہوں۔ تو وہ اپنی طرف سے ۲۴ گھنٹے کی میعاد رکھیں۔ اس عرصہ میں اگر مباہلہ کرنے والے احمدیوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ تو احراری جھوٹے ثابت ہو جائیں گے۔ مگر ہماری طرف سے ایک سال میعاد ہوگی۔

پھر احراری مولوی صاحب نے یہ لکھ کر کہ "یہ دعا مانگنے کے بعد ہم ایک ایک تولہ سنکھیا روبروئے حاضرین کھالیں۔ اور ہم کو علیحدہ علیحدہ یا ایک ہی کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے۔ اور فیصلہ خداوند کریم پر چھوڑ دیا جائے"۔ اپنی جہالت کو انتہا تک پہنچا دیا ہے اگر سنکھیا کھانا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ سے فیصلہ کے لئے دعا کرنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے سنکھیا خود فیصلہ کر دیگا۔ ہمارے نزدیک چونکہ یہ فعل نہ صرف خدا تعالیٰ کے متعلق سخت گستاخی ہے کہ اس کے دین کی صداقت معلوم کرنے کے لئے اس کی بجائے سنکھیا کو فیصلہ کرنے والا قرار دیا جائے۔ بلکہ عقل و فکر سے بھی عاری بات ہے۔ اس لئے ہم تو اس کے پابند نہیں ہو سکتے۔ البتہ احراری مولوی چونکہ اسے صداقت معلوم کرنے کا معیار قرار دیتا ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ سنکھیا کھالے۔ اور پھر زندہ رہ کر اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرے:۔

کیا اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس قسم کا معیار کبھی پیش کیا۔ یا آپ کے صحابہ کرام نے کبھی ایسا کیا۔ یا بزرگانِ سلام نے یہ طریق اختیار کیا۔ اگر کسی نے بھی آج تک ایسا نہیں کیا۔ تو احراری مولوی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ جون ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	جنت بی بی صاحبہ	سری نگر	۵	نسیم النساء صاحبہ	بنگال
۲	عابدین شاہ صاحب	بنگال	۶	جمیلہ خاتون صاحبہ	"
۳	صبور النساء صاحبہ	"	۷	شر کادی بکو صاحبہ	سماٹرا
۴	قیم النساء صاحبہ	"			

احمدی مبلغ جاپان میں

صوفی عبد القدیر صاحب بخیریت پہنچ گئے!

قادیان ۵ جون آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو حسب ذیل تار صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے کی طرف سے موصول ہؤا۔

گیوبا ۴ جون میں بخیریت پہنچ گیا ہوں الحمد للہ۔

احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ صوفی صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اپنے فضل سے انہیں کامیاب کرے:۔

بقیہ صفحہ اول

اور احراری اخبارات کو شرم آنی چاہیئے کہ وہ اپنے مزعومہ اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایسا معیار پیش کر رہے ہیں۔ جس کا اسلام میں کوئی پتہ و نشان نہیں ملتا۔ اور پھر دعوے رکھتے ہیں۔ کہ اسلام کے حقیقی نمائیندے وہی ہیں۔ کئی لوگ اس قسم کے پائے جاتے ہیں۔ جو خاصی بڑی مقدار میں سنکھیا کھا سکتے ہیں۔ اور ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہ مسلمان نہیں ہوتے۔ کیا ان کے سنکھیا کھا کر نہ مرنے کی وجہ سے اسلام کو جھوٹا سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو سنکھیا کھانے کا صرف دعوے کرنے والے کے مقابلہ میں احمدیت کو کیونکر جھوٹا سمجھا جا سکتا ہے۔

احراریوں کو چاہیئے۔ اگر وہ مباہلہ کے ذریعے حق و باطل کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے میں سے کسی ذمہ وار شخص کو پیش کریں۔ اور مباہلے کے متعلق اسلام جو راہ نمائی کرتا ہے۔ اس کے مطابق چلیں۔ ہم اس کے لئے بفضل خدا ہر وقت تیار ہیں:۔

احمدی احباب سے ضروری گذارش

گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے ہر دیہاتی رقبہ میں بذریعہ پٹواری اور ہر قصباتی رقبہ میں بذریعہ محرر رجسٹریشن و الیکٹرل نائب تحصیلدار ایک عارضی فہرست رائے دہندگان کی ۱۵ مئی سے تیار ہو رہی ہے۔ جس پر آئیندہ کے انتخابات کا اور آئین جدید کے نئے حلقہ جات نیابت کی حد بندی قائم کرنے کا بڑی حد تک دار و مدار ہوگا۔ اس فہرست سے کسی ایسے احمدی فرد کا مرد ہو یا عورت جسے حق رائے دہندگی حاصل ہو سکتا ہے۔ نام رہ جانا قومی نقصان کے مترادف ہوگا۔ اس لئے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ آپ خود یا آپ کی جماعت کے دوسرے مستعد دوست پوری کوشش فرمائیں۔ کہ کسی بھائی یا بہن کا نام کسی غفلت یا بے پرواہی کی وجہ سے فہرست رائے دہندگان میں درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ ذمہ وار کارکنوں سے مل کر صحیح اندراج کرنے میں امداد دیں۔ اور دیکھ لیں کہ کوئی حقدار ووٹ اپنا حق ضائع نہ کر بیٹھے۔ جن جن احباب کے نام بذریعہ درخواست درج ہو سکتے ہیں۔ ان سے باقاعدہ تحریری درخواستیں حسب قواعد لیں۔ اور اپنے علاقہ کے پٹواری یا محرر رجسٹر کو جو اس کام پر متعین ہو۔ اس طرح پہنچائیں۔ کہ گم ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ یہ کام ۱۲ جولائی کو ہر حلقہ میں ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کسی درخواست پر غور نہ ہوگا۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ اس سارے کام کی اہمیت سمجھتے ہوئے اور موجودہ حالات کی نزاکت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پوری جد و جہد کر کے اپنے حقوق کو محفوظ کریں۔ اور افران متعلقہ کو ان فہرستوں کی تیاری میں مدد دیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ میں تشریف آوری کے متعلق سندھی اولیاء اللہ کی پیشگوئیاں

سندھ کے اولیاء اللہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں۔ کچھ عرصہ سے میں ان کو جمع کر رہا ہوں۔ ان کا ایک حصہ روایات کی صورت میں ہے اور دوسرا پرانی سندھی میں لکھی ہوئی قلمی کتابیں جو مجھے اپنے خاندان کے کتب خانہ سے ملی ہیں۔ پیشگوئی کرنے والے بزرگ مرحوم گروڑی فقیر صاحب۔ مرحوم سید محمد حسن جون والا۔ مرحوم مخدوم محمد ہاشم اور مرحوم مخدوم نوز نگی ہیں۔ یہ سب پیشگوئیاں گیارھویں صدی ہجری سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔

ان پیشگوئیوں کے دو حصے ہیں ایک حصہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت اور بعثت پر چسپاں ہوتا ہے۔ مگر دوسرا حصہ اب تک غیر مکمل چلا آتا تھا۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حیدر آباد سندھ میں تشریف لانے سے عجیب طرح تکمیل کو پہنچ گیا۔ معلوم ہوتا ہے سندھ کے اولیاء اللہ نے سندھ کے لوگوں کے لئے مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کی سندھ میں آمد کو مہدی علیہ السلام کی آمد قرار دیا ہے بعثت مہدی کے زمانہ کی جو علامتیں ان اولیاء اللہ نے لکھی ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔ اس زمانہ میں ایک شخص بنام نادر قتل ہوگا۔ حجاز کے بادشاہ کا نام عبد العزیز ہوگا۔ حج کے موقعہ پر کعبہ میں قتل ہوگا۔ یہ نشان گذشتہ ۱۳۵۳ھ کے حج کے موقعہ پر ظہور میں آیا۔ جبکہ سلطان حجاز پر حملہ کرنے والے قتل ہوئے گروڑی فقیر صاحب کی پیشگوئی ہے۔ کہ مہدی علیہ السلام ۱۳۵۴ھ میں پیدا ہونگے۔ اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بھی اسی سال یہاں تشریف فرما ہوئے۔ مرحوم سید محمد حسن جون والا فرماتے ہیں۔ کہ وہ جمعہ کا ایک خطبہ پڑھیں گے۔ اب مہدی علیہ السلام کا جمعہ کا ایک خطبہ پڑھنا اس طرح پورا ہوا کہ ان کے خلیفہ ثانی اور فرزند ارجمند نے یہاں حیدر آباد سندھ میں جمعہ کا ایک ہی خطبہ پڑھنے کا موقعہ پایا:۔

پھر سید صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ان کی زبان میں لکنت ہوگی۔ لکنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک میں تھی۔ مگر عجیب واقعہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو لیکچر یہاں ہیسٹ ہال میں دیا۔ اس کے دوران میں ایک دو سیکنڈ کے لئے حضور کی زبان مبارک میں لکنت ایک ایسی عجیب طرح ظاہر ہوئی۔ جس کو سب سندھی احمدیوں نے محسوس کیا:۔

احباب کے ازدیاد ایمان کی خاطر میں نے یہ چند باتیں عرض کی ہیں:۔ (ڈاکٹر) عبد العزیز اخوند سندھی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا عدالت گورداسپور میں بیان

اور غیر مبایعین کی مذبوحی حرکات

۲

گزشتہ مضمون میں مولوی محمد علی صاحب اور مولوی دوست محمد صاحب کے اس اعتراض کا الزامی و تحقیقی جواب دیا جا چکا ہے - جو انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عدالت والے بیان پر کیا تھا - اب میں مولوی دوست محمد صاحب کے بعض دیگر اعتراضات پر روشنی ڈالتا ہوں ؛

پہلا اعتراض اور اس کا جواب

مولوی دوست محمد صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے "رسالہ القول الفصل" سے جو تحریر پیش کر کے اعتراض کیا ہے - وہ یہ ہے :-

"سنہ ۱۹۰۲ء سے پہلے کی کسی تحریر سے حجت پکڑنا بالکل جائز نہیں ہو سکتا - کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فیصلہ کر دیا ہے - کہ تریاق القلوب میں جو آپ نے اپنا عقیدہ نبوت کے متعلق لکھا ہے - بعد کی وحی نے اس سے آپ کو بدلا دیا" (القول الفصل)

اعتراض یہ کیا گیا ہے - کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی تاریخ سنہ ۱۹۰۱ء تھی - پھر سنہ ۱۹۰۲ء ہوئی - مگر یہ اعتراض بالکل لغو ہے - دعوے کی تاریخ نہ سنہ ۱۹۰۲ء ہے - نہ سنہ ۱۹۰۱ء - بلکہ جیسا کہ سابقہ مضمون میں ثابت کیا جا چکا ہے - دعوے کی تاریخ سنہ ۱۹۰۰-۱۹۰۱ء ہے - غیر مبایعین نے کئی دفعہ یہ اعتراض کیا - اور بارہا اس کا جواب دیا جا چکا ہے - بلکہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حقیقۃ النبوۃ میں اپنے قلم سے اس کا جواب دے چکے ہیں - میں ذیل میں اس کا وہ جواب درج کر دیتا ہوں - جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خود تحریر فرما چکے ہیں - حضور تحریر فرماتے ہیں :-

"جناب مولوی (محمد علی) صاحب نے میری ایک عبارت نقل کر کے جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں نیز نتیجہ یہ نکالا ہے - کہ سنہ ۱۹۰۲ء سے پہلے کی کوئی عبارت مسئلہ نبوت کے متعلق حجت نہیں - اور اس پر انہوں نے لکھا ہے - کہ دیکھو ریویو جسے ناسخ کہا جاتا ہے پہلے کا ہے اور تریاق القلوب بعد کی کتاب ہے - اس لئے یہ بات ہی غلط ہے اس کا جواب میں مفصل لکھ آیا ہوں - اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ میں نے اپنے رسالہ (القول الفصل) میں سنہ ۱۹۰۲ء تریاق کی تاریخ لکھی ہے - اور وہ اس کی اشاعت کی تاریخ ہے - چونکہ اس وقت اس بحث کو چھیڑنا رسالہ کو لمبا کر دیتا تھا - اور اس رسالہ میں بہت سے امور کے جواب دینے تھے - اس لئے میں نے تاریخ سنہ ۱۹۰۲ء کو تسلیم کر لیا - تاکہ اس جگہ بحث نہ چھڑے - اور یہ بات ویسی ہی ہے جیسے حضرت صاحب پر تریاق اور ریویو کے مضامین میں اختلاف کے متعلق جب اعتراض کیا گیا - تو آپ نے اختلاف کو تسلیم کیا - اور پھر اس کی وجہ بتائی اور اپنی افضلیت کے مسئلہ کو درست قرار دیا - لیکن اس جگہ یہ بحث نہیں چھیڑی - کہ میں نے کیوں اس مضمون کو ناسخ قرار دیا - جو پہلے کا چھپا ہوا ہے اور چونکہ میں جانتا تھا - کہ تریاق القلوب در حقیقت پہلے کی کتاب ہے - اسی لئے میں نے اپنے رسالہ میں بارہا ایک غلطی کے ازالہ والے اشتہار سے حوالے پیش کئے جو سنہ ۱۹۰۱ء کا ہے کیونکہ میں جانتا تھا - کہ در حقیقت یہ اشتہار تریاق سے پہلے کا ہے - جیسا کہ میں اوپر بھی ثابت کر آیا ہوں" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ جواب صاف بتا رہا ہے اور رسالہ القول الفصل بھی صاف گواہ ہے - کہ آپ نے اس رسالہ میں سنہ ۱۹۰۱ء کے اشتہار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوۃ کے ثبوت میں حجت پکڑا ہے - پس سنہ ۱۹۰۲ء کی پہلی تحریروں سے حجت پکڑنے کو ناجائز قرار دینے کے صرف یہ معنی ہیں - کہ تریاق القلوب اور اس سے پہلے کی تحریروں سے حجت پکڑنا جائز نہیں - تریاق القلوب در اصل سنہ ۱۹۰۰ء کی کتاب تھی جو چھپی ہوئی پڑی تھی - اور پھر ٹائٹل پیج لگا کر سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع کی گئی - اس لئے آپ نے وہاں تاریخ اشاعت کے لحاظ سے سنہ ۱۹۰۲ء لکھ دیا - مگر ساتھ ہی اشتہار ایک غلطی کا ازالہ کی تحریروں کو بطور دلیل پیش کر کے ثابت کر دیا - کہ سنہ ۱۹۰۲ء سے پہلے کی تحریروں سے کم از کم اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مسئلہ نبوت کے بارہ میں ضرور قابل حجت ہے - اگر آپ اس مختصر رسالہ میں یہ لکھ دیتے - کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب تریاق القلوب وغیرہ سے حجت پکڑنا ناجائز ہے - تو مولوی محمد علی صاحب جھٹ جھوٹ کا الزام لگا کر لوگوں کو دھوکہ دے سکتے تھے - کہ دیکھو تریاق پر تاریخ سنہ ۱۹۰۲ء لکھی ہے - اور میاں صاحب اسے سنہ ۱۹۰۱ء کی کتاب قرار دے رہے ہیں اس الزام سے لوگ سخت دھوکے میں مبتلا ہو سکتے تھے - اس لئے آپ نے اس رسالہ میں تریاق کا سن اشاعت سنہ ۱۹۰۲ء ہی لکھ دیا - اور اس بحث کو جو تفصیل چاہتی تھی - اس جگہ نہ چھیڑا کہ تریاق القلوب سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتاب ہے - چنانچہ حضور حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳ پر فرماتے ہیں :-

"اس میں کوئی شک نہیں - تریاق القلوب اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی - اور ریویو جون سنہ ۱۹۰۲ء کو - بلکہ دافع البلاء جس سے ریویو میں مضمون لیا گیا ہے وہ تو اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی - اور خود میں نے اپنے رسالہ القول الفصل میں تاریخ اشاعت کے لحاظ سے سنہ ۱۹۰۲ء تک ہی تریاق کی تیاری لکھی ہے - لیکن چونکہ اس وقت اس امر کو بالتفصیل لکھنے کی گنجائش نہ تھی اس لئے اس رسالہ میں وہی تاریخ لکھدی گئی جو تریاق پر لکھی ہوئی تھی - اگر میں ایسا نہ کرتا تو خوف تھا - کہ بعض لوگ جھٹ مجھ پر جھوٹ کا الزام لگا دیتے"

پس سنہ ۱۹۰۲ء سے پہلے کی تحریروں سے حجت پکڑنے کو ناجائز قرار دینے کا مفہوم اس جگہ صرف یہ ہے - کہ تریاق القلوب سے پہلے کی کسی تحریر سے حجت پکڑنا ناجائز ہے ؛

اعتراض دوم

دوسرا اعتراض ایک خط کی بنا پر کیا گیا ہے پیغام کی نقل سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہ خط ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء کا ہے - جو حضور نے مستری محمد حسین صاحب ساکنہ نور ریاست پٹیالہ کے نام لکھوایا خط کا مضمون جس پر اعتراض کیا گیا یہ ہے :-

"حضور نے دعا فرمائی - نیز فرمایا - افسوس - ان غیر مبایع صاحب نے آپ کو دھوکا دیا ہے غلطی کے ازالہ سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوے کو واضح کر چکے تھے - چنانچہ ایک کتاب تو آپ کی اربعین ہے - جو غلطی کے ازالہ سے پہلے کی ہے اس میں نبوت کا صاف دعوےٰ موجود ہے اور حضرت صاحب فرماتے ہیں - کہ مجھ پر وحی نبوت ہوتی ہے آپ اس کتاب کا تیسرا اور چوتھا حصہ ہوشی سے پڑھیں - بات صاف ہو جائے گی - اس کتاب کے بعد انکار کرنے والا واقعہ میں غلطی کرتا تھا - اور اسی کو ڈانٹنا چاہیئے تھا - (دستخط) پرائیویٹ سکرٹری"

اس پر جو اعتراض کیا گیا ہے - اس کا ماحصل یہ ہے - سنہ ۱۹۰۱ء کے زمانہ کو جس زمانہ کی اربعین ہے - بموجب حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۱ برزخی زمانہ کی تحریر بتائی گئی ہے - پہلے دعوئی نبوت کی بنا ایک غلطی کے ازالہ کو ٹھیرایا گیا تھا - جو سنہ ۱۹۰۱ء کا ہے اور اب سنہ ۱۹۰۰ء کے زمانہ کی تحریر کو دعوئی نبوت کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے - اور یہ جھوٹا دعوےٰ کر دیا ہے - کہ اس میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ مجھ پر وحی نبوت ہوتی ہے - حالانکہ اربعین میں قطعاً کوئی ایسے الفاظ موجود نہیں - بلکہ صاف طور پر لکھا ہے - کہ اس جگہ میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے - کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے - یہ اطلاق مجاز - اور استعارہ کے طور پر ہے ؛

جواب

بلا ریب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۱ پر یہ فرمایا ہے "سنہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے - اور سنہ ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے - جو دونو خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے" کیونکہ سنہ ۱۹۰۱ء میں اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں تبدیلی عقیدہ کا واضح ثبوت موجود ہے - ہاں اربعین جو سنہ ۱۹۰۰ء کی کتاب ہے اور برزخی زمانہ کی ہے - اس میں گو نبوت کے دعوے کے متعلق وضاحت موجود ہے - مگر اس میں تبدیلی عقیدہ کا اعلان ان صاف الفاظ میں نہیں ہے جس طرح اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں سند ملا ہے پایا جاتا ہے - غلطی کے ازالہ والے اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی پیش کیا ہے ایسا نبی جیسا کہ انبیائے سابقین تھے - صرف ذریعہ حصول نبوت کا فرق بیان فرمایا ہے مگر غلطی کے ازالہ میں فرما دیا - کہ جس پر کثرت سے اظہار غیب ہو - اسے محدث نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار امر غیب نہیں پہلے اپنے آپکو جزئی نبی کہا کرتے تھے اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں قطعاً جزئی نبی نہیں قرار دیا ؛

پس یہ تھا نہایت واضح اعلان تبدیلی عقیدہ کا جو اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں کیا گیا۔ مگر اربعین میں چونکہ اس وضاحت سے تبدیلی کا اعلان نہیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس فرق کو ملحوظ رکھ کر جو اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کی تحریر میں اور اربعین سے پہلے کی تحریروں میں پایا جاتا ہے۔ اربعین کو دونوں زمانوں کے درمیان حد فاصل کے زمانہ کی کتاب قرار دیا ہے چنانچہ اربعین نمبر ۳ و ۴ میں جس کا خط میں حوالہ دیا گیا ہے۔ صاف دعوئے نبوت کا ذکر موجود ہے۔ اور اس نبوت کو محدثیت والی جزئی نبوت ہرگز قرار نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ اس سے پہلی کتب میں اپنی نبوت کو محدثیت والی نبوت قرار دیتے رہے ہیں۔ بلکہ ایک طرح سے اپنی وحی کو وحی نبوت قرار دیا ہے۔ ہاں چونکہ اس میں اپنی نبوت کے محدثیت والی نبوت ہونے سے اس طرح صاف لفظوں میں انکار نہیں کیا گیا۔ جس طرح اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں کیا گیا ہے اس لئے اربعین نمبر ۳ و ۴ کی تحریر میں جو یکمی پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے اس تحریر کو پہلی اور پچھلی تحریروں سے امتیاز دینے کے لئے دونو خیالات میں حد فاصل کے زمانہ کی تحریر قرار دیا گیا ہے۔ اگر اربعین کی تحریروں میں مندرجہ بالا کمی نہ ہوتی۔ تو یقیناً یہ تحریر تبدیلی عقیدہ کا اعلان قرار پاتی۔ اور تبدیلی عقیدہ کا زمانہ ۱۹۰۱ء کی بجائے ۱۹۰۰ء قرار پاتا۔ ورنہ امر واقعہ یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی وقت سے عقیدہ کی تبدیلی کر چکے تھے۔ لیکن چونکہ اس کا ایسا واضح ثبوت اربعین سے نہیں ملتا۔ جیسا وضاحت سے اشتہار ایک غلطی کے ازالہ سے ملتا ہے۔ اس لئے کہ آخری حد تبدیلی عقیدہ کی ۱۹۰۱ء قرار دی گئی ہے۔ ہاں اربعین سے یہ ثبوت ضرور ملتا ہے۔ کہ آپ مدعی نبوت ہیں۔ اور وضاحت سے ثبوت ملتا ہے۔ گو ۱۹۰۱ء کے اشتہار جتنی وضاحت نہیں ؛

اب اس غلطی کے ازالہ والے اشتہار کی تحریر کی بنا پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسی کتاب ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے قبل اپنے دعوئے نبوت کا ذکر کیا۔ اس سوال کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خط میں یہ دیا گیا ہے۔ کہ "ایک کتاب تو آپ کی اربعین ہے۔ جو اشتہار ایک غلطی کے ازالہ سے پہلے کی ہے۔ اس میں نبوت کا صاف دعوےٰ موجود ہے" مولوی دوست محمد صاحب کو چاہیئے تھا کہ ذرا سوچ بچار کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر حملہ کرتے کیونکہ جو حملہ اب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر کیا۔ اس کی زد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آتے ہیں۔ جنہوں نے ایک غلطی کے ازالہ میں ایک مرید کو اس بنا پر سرزنش کی ہے۔ کہ اس نے آپ کو مدعی نبوت کی حیثیت میں مخالف کے سامنے پیش نہیں کیا۔

اربعین سے کیوں حجت پکڑی

اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۰۱ء کی پہلی تحریروں سے حجت پکڑنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ تو پھر اربعین سے کیوں حجت پکڑی ہے۔ سو اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ مطلب نہیں۔ کہ پہلی کتب سے مطلقاً حجت پکڑنا ناجائز ہے۔ بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے۔ کہ تبدیلی عقیدہ کے بعد اب پہلی تحریروں کی بناء پر جن میں یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی نبوت سے مراد محدثیت والی جزوی نبوت ہے۔ یہ کہنے کا کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مراد اپنی نبوت سے شروع دعوے سے آخر تک محدثیت والی جزوی نبوت رہی ہے۔ پس ان معنوں میں انہیں حجت پکڑنا ناجائز ہے۔ ورنہ ہم تو اربعین چھوڑ اربعین سے پہلے کی کتب سے بھی حجت پکڑتے ہیں۔ اور ہم خدا کے فضل سے پہلی کتب سے بھی ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ دعوے کی تفصیل کی کیفیت کے لحاظ سے شروع دعوے سے آپ نبی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عدالت والے بیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۸۹۰ء کے آخر یا ۱۸۹۱ء کے شروع سے دعوئے نبوت بیان فرمایا۔

مجازی اطلاق کی حقیقت

مولوی دوست محمد صاحب نے لکھا ہے اربعین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے رسول اور نبی اللہ کا اطلاق مجاز و استعارہ کے طور پر قبول کیا ہے۔ یہ درست ہے مگر اسی مجاز اور استعارہ کی تشریح غلطی کے ازالہ والے حوالہ میں موجود ہے۔ جہاں آپ نے فرمایا۔ کہ جس جس جگہ نبوت کا اقرار ہے۔ وہاں بواسطہ فیضان محمدی غیر تشریعی نبوت کا اقرار ہے۔ پس مجازی نبوت سے مراد وہ نبوت ہے۔ جو تشریعی اور مستقل نہ ہو۔ بلکہ بواسطہ فیضان محمدی حاصل ہو۔ اور مجاز اور استعارہ کے الفاظ صرف ایسی نبوت کے انکار پر دال ہیں۔ جو تشریعی یا براہ راست ہو۔

غلط الزام

رہا مولوی دوست محمد صاحب کا یہ کہنا کہ اربعین میں مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے کے الفاظ موجود نہیں۔ لہذا ایسا فرمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نعوذ باللہ جھوٹ بولا ہے۔ یہ سراسر مولوی صاحب کی چالاکی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ایسے الفاظ موجود نہیں۔ یہ نہیں کہتے ایسا مفہوم موجود نہیں۔ آؤ میں بتاؤں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ مفہوماً اربعین میں موجود ہے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ کے صفحہ ۱۱ پر لو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کو اپنے صدق دعویٰ کی دلیل قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعوےٰ ثابت کرنا چاہیئے۔ اور وہ الہام پیش کرنا چاہیئے۔ جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا۔ یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل الفاظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔ جس کی نسبت یہ ضروری ہے۔ کہ بعض کلمات پیش کر کے کہا جائے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ہمارے دل پر نازل ہوا"

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مخالفین کو جواب دیا ہے جو کہتے ہیں۔ کہ کئی مدعی دعوے کرنے کے بعد لو تقول الخ کی زد میں نہیں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ان کا دعویٰ پیش کرو۔ اور انکی وحی سے پیش کرو۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدق دعوے کا مدار الہامات پر رکھا ہے۔ کیونکہ فرمایا ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نبوت نازل نہیں ہوتی تھی۔ تو پھر تمام اربعین اور اس کے دلائل اکارت گئے۔ سو اسی تحریر کا مفہوم پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ مجھ پر وحی نبوت نازل ہوتی ہے۔ مختصر خط میں مفہوم ہی پیش کیا جا سکتا ہے ؛

پس جب مفہوم موجود ہے۔ تو حضور پر جھوٹ کا الزام لگانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اسی وجہ سے لگاتے ہیں ؛

خاکسار قاضی محمد نذیر از لائل پور

کارکنان تبلیغ آگاہ رہیں

گذشتہ ماہ میں جو ٹریکٹ بعنوان پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار شائع ہوا تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے بجائے دس ہزار کے تقریباً بیس ہزار اس وقت تک شائع کیا جا چکا ہے دس ہزار احباب نے اپنے ذاتی خرچ پر منگوایا اور شائع کیا ہے۔ ٹریکٹ نمبر ۲ بعنوان "رسالتمآب خاتم النبیین صلعم کی ہتک کون کرتا ہے" زیر طبع ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ جلد تیار ہو جائیگا۔ ایسا ہی کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق بھی ایک ٹریکٹ تیار کیا جا چکا ہے۔ آئندہ ماہواری ٹریکٹ صرف ان جماعتوں کو بھیجے جائیں گے۔ جو مجھے اطمینان دلائیں گی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت جس کا اعلان نظارت نے اخبار اور سرکلر کے ذریعہ بار بار کیا ہے۔ اشتہار شائع کئے گئے ہیں۔ اور یہ کہ

الحركة الاحمدية في الديار العربية

ایک تبلیغی سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک دن ہم چار احباب قصبہ ترشیحا میں گئے۔ یہ قصبہ حیفا سے پچاس۔ ساٹھ میل دور ہے۔ اہل قصبہ کو پہلے اطلاع دی جاچکی تھی وہاں کے امام مسجد نے خطبہ جمعہ میں لوگوں کو ہمارے پاس آنے سے روکا اور بد سلوکی کرنے کی تلقین کی۔ ہمیں ایک تہدیدی خط بھجوایا۔ ہمارے پہنچنے پر تعلیم یافتہ لوگوں کا خاصا اجتماع ہوگیا۔ سلسلہ گفتگو شروع ہونے پر لوگوں کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ تین گھنٹے تک گفتگو جاری رہی۔ جب ایک شخص لاجواب ہوجاتا۔ تو دوسرا بولنے لگ جاتا۔ اور جب وہ بھی خاموش ہوجاتا تو تیسرا بولتا۔ گفتگو کرنے والوں میں مقامی سکول کے مدرسین اور ہیڈ ماسٹر بھی تھے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پھر یہ سلسلہ جاری ہوگیا اور عصر کی نماز تک جاری رہا۔ اس موقعہ پر زیادہ سنجیدہ لوگوں کا اجتماع تھا۔ اور گفتگو بھی محض علمی رنگ میں تھی۔ ایک عیسائی مدرس نے مسیحیت اور اسلام پر بحث کی بجائے متوفیک کے معنوں پر گفتگو کے لئے زور دیا۔ لیکن دو منٹ کے بعد ہی جب میں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج اور انعام پیش کیا۔ تو اس کا رنگ فق ہوگیا۔ دس منٹ کی مہلت دی گئی۔ تمام حاضرین نے یک زبان ہوکر کہا۔ کہ اس جگہ متوفیک کے معنے بجز ممیتک ہو ہی نہیں سکتے۔ آخر وہ عیسائی مجھ سے کہنے لگا۔ جن مسلمانوں کی میں نمائندگی کرنا چاہتا تھا۔ وہ خود آپ کے ہم نوا بن گئے ہیں اور میرے پاس بھی آپ کے چیلنج کو توڑنے کے لئے کوئی مثال نہیں اس لئے بحث ختم کرتے ہیں۔ جب اسے کہا گیا۔ کہ کسی پادری کو ان کے سامنے لاؤ۔ تو کہنے لگا کہ وہ تو کئی دنوں سے مشورہ کرچکے ہیں۔ کہ احمدیوں سے کسی قسم کی بحث نہ کریں بلکہ ان کی مجلس میں بھی نہ جائیں۔ بوقت شام ہم واپس روانہ ہوئے۔ اور الکابری اور عکا سے ہوتے ہوئے اپنے مرکز میں پہنچے۔ اس کے بعد دوسرے ہفتہ دو دوست بذریعہ موٹر سائیکل ترشیحا گئے اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

انفرادی تبلیغ

طرابلس۔ حمص اور قاہرہ وغیرہ کی رپورٹوں اور مقامی اصحاب کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اس عرصہ میں تخمیناً ۱۵۰۲ اشخاص کو تبلیغ احمدیت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔ ٹریکٹوں کے ذریعہ بھی بیسیوں دوستوں تک پیغام حق پہنچایا گیا ہے۔

خط وکتابت

طرابلس سے ایک معزز خاندان کا ایک تعلیم یافتہ نوجوان لکھتا ہے۔ میں نے احمدیہ تحریک کا مطالعہ کیا ہے۔ میرے نزدیک مسلمانوں کی دینی و دنیوی نجات اسی میں ہے۔ کہ وہ اس جماعت میں شامل ہوجائیں۔ بیت المقدس سے ایک پادری کا خط آیا تھا۔ اس سے مذہبی خط وکتابت شروع ہے۔ الوہیت مسیح پر گفتگو کرنے سے ہنوز انکار کررہا ہے۔ عکا اور یافا سے دو عیسائیوں کے خط آئے ہیں۔ کہ ہم نے ٹریکٹ "نداء المسيح المحمدي الى قساوسة العالم المسيحي" مطالعہ کیا ہے ہم احمدیہ تحریک کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو لٹریچر بھیج دیا گیا ہے۔ اور بھی بعض غیر احمدی دوستوں سے خط وکتابت جاری ہے۔

مدرسہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکوں اور لڑکیوں کے ہر دو مدرسے باقاعدہ چل رہے ہیں۔ طالب علموں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اب بصرہ سے حاجی عبداللہ صاحب عرب اس جگہ تشریف لے آئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ لڑکوں کے مدرسہ میں کامیابی سے تدریس کا کام کرسکیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

احمدیہ پریس

پریس بھی اب باقاعدہ کام کررہا ہے۔ رسالہ جات اور ٹریکٹوں کی طباعت شروع ہے۔ برادرم حامد صالح کو ایک ماہر کمپوزیٹر کی زیر نگرانی کام سکھایا جارہا ہے۔ تاکہ وہ خود مطبع سنبھال سکیں۔

رسالہ البشریٰ

پریس کی تکمیل کے باعث رسالہ البشریٰ کی طباعت میں کچھ تاخیر ہوگئی تھی۔ جس کی کسر پوری کردی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اخیر مئی تک پانچ نمبر شائع ہوجائیں گے۔ دوسرا۔ تیسرا اور چوتھا نمبر چھپ چکے ہیں۔ جو عنقریب خریداروں کو پہنچ جائیں گے۔ دوسرا نمبر کا مضمون ایک خاص علمی اور اچھوتا مضمون ہے یعنی "نیا عہد نامہ قرآن مجید ہے نہ کہ انجیل"۔ یہ مضمون رسالہ کے ۲۴ صفحوں میں آیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا اردو ترجمہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوگا

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں صرف ایک دوست محمد احمد الخضرجی نے بیعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

درخواست دعا

بالآخر میں سب قارئین سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام بلاد عربیہ کے احمدی دوستوں کو خدمت دین کی خاص توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار۔ ابو العطاء الجالندھری ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء

احمدی مدرسین ضلع منٹگمری کو مفید مشورہ

جماعت احمدیہ کے ہر طبقہ کے لوگ تحریکات جدیدہ میں ہر رنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ تمام تحریکات کا مرکزی نقطہ تبلیغ احمدیت ہے جس کے لئے جماعت قولی۔ فعلی۔ مالی اور جانی قربانیاں کررہی ہے۔ اس ذات باری کا ہزار ہزار شکر ہے۔ جس نے اپنے پیارے امام کو یہ مبارک تحریکات القاء کرکے غریب طبقہ مدرسین کو بھی علاوہ مالی قربانیوں کے تبلیغ میں حصہ لینے کا موقع بخشا جیسا کہ حضور ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔ "نواں مطالبہ اس سلسلہ میں یہ ہے۔ کہ جو لوگ تین ماہ دے سکیں کیونکہ بعض ایسے ملازم ہوتے ہیں۔ کہ جن کو اس طرح کی چھٹی نہیں ملتی۔ جیسے مدرس ہیں۔ یا جن کی تین ماہ کی رخصت جمع نہیں ہے۔ یا جنہیں ان کا محکمہ تین ماہ کی رخصت نہ دینا چاہیے۔ ایسے لوگ جو بھی موسمی چھٹیاں یا حق کے طور پر ملنے والی چھٹیاں ہوں یا انہیں وقف کردیں۔ ان کو قریب کے علاقہ میں ہی کام پر لگادیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں اگر دوست چھٹیوں کو ہی معقول طریق پر تبلیغ میں صرف کردیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں کایا پلٹ سکتی ہے اور رنگ بدل سکتا ہے"

چونکہ ضلع منٹگمری اکثر اضلاع سے بلحاظ تعداد جماعت اور بلحاظ تبلیغ بہت پیچھے ہے۔ اس لئے اگر معقول طریق پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر اپنے ضلع میں تبلیغ کی جائے تو ضلع بھر میں احمدیت بہت جلدی ترقی کرسکتی ہے۔ کیونکہ ضلع ہذا میں اکثر ایسے علاقے ہیں۔ جہاں احمدیت کا چرچا بالکل نہیں۔ مثلاً تحصیل پاک پٹن اور دیپالپور کا وہ علاقہ جو دریائے ستلج کے ساتھ ساتھ ہے ہائی سکولوں میں جولائی اور اگست کا مہینہ تعطیلات کا ہے۔ مگر ضلع ہذا کے ورنیکلر سکولوں کو بھی اگست کے مہینے میں ہی موسمی تعطیلات ہونگی ہمیں چاہیے کہ آنے والی موسمی رخصتیں اپنے ضلع میں تبلیغ کے لئے وقف کردیں اور متفقہ طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سے ضلع ہذا میں تبلیغ کرنے کی اجازت حاصل کرلیں۔

جو دوست امسال موسمی تعطیلات تبلیغ کیلئے وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر وہ اس بات میں میرے ساتھ متفق ہیں۔ تو مجھے ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔ اور ساتھ تحریر فرمائیں۔ کہ کب سے کب تک تعطیلات وقف کریں گے۔ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دیدی۔ تو ضروری ہوگا۔ کہ ہم سب دوست جہاں مناسب سمجھیں۔ ایک جگہ اکٹھے ہوکر تبلیغی پروگرام تیار کرکے اس پر عمل کریں۔ جواب کا منتظر

احراریوں کی فریب کاری اور بد زبانی کا احساس شریف مسلمانوں کو!

(احرار کے ایک راز دار کے قلم سے)

جماعت احرار سب سے پہلے مسلمانوں سے چندہ بٹورنے اور ان کی مالی حالت کو کمزور کرنے کی غرض سے خلافت کی چادر اوڑھکر میدان میں نکلی۔ لکھوکھا روپیہ فراہم کیا۔ اور سب کا سب شیر مادر سمجھکر ہضم کر لیا۔ اس کے بعد کانگریس کا جامہ پہنا۔ مگر جب دیکھا۔ کہ فراہم کردہ رقوم کا حساب کانگریس میں دینا پڑے گا۔ تو فوراً اپنا رُخ بدلا۔ اور ایک خاص وقت تک خاموش رہی۔ قدرت کو بھی مسلمانوں کی تباہی منظور تھی۔ اس لئے کہ اسلامی تعلیم سے کوسوں دُور ہوئے جا رہے ہیں۔ احراریوں کو کشمیر ایجی ٹیشن کا بہانہ مل گیا۔ اور فوراً جمعیت احرار اپنی رنگ رلیاں منانے لگی۔ بہر حال زمانہ خلافت۔ کانگریس۔ احرار میں ان لوگوں کا نصب العین قوم کو نقصان پہنچانا تھا۔ اور یہ لوگ نقصان پہونچاتے رہے۔ کاشکہ اس فراہم کردہ رقم سے یتامٰے اور مساکین کی دستگیری کی جاتی۔ مکتب کھولے جاتے۔ قوم کی اصلاح کی جاتی۔ مگر یہ باتیں کہاں ہوتیں۔ اور کیوں کی جاتیں۔ جبکہ پروگرام ہی اور تھا۔ اگر یہ غلط ہے۔ تو احرار جواب دیں۔ کہ کیا فتنہ ارتداد ان کی موجودگی میں نمایاں نہیں ہوا۔ اگر ہوا۔ تو ان کے اعلےٰ رکن مثلاً مولوی ظفر علی۔ حبیب الرحمٰن لدھیانوی عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مظہر علی اظہر۔ ثناء اللہ امرتسری۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی۔ محمد مسعود الھڑوی نے کیا قربانیاں کیں۔ اور کتنے غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ بلاد غیر میں کس قدر آج تک تبلیغی مشن قائم کئے۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ مگر ان لوگوں سے اگر یہ دریافت کیا جائے۔ کہ احمدیوں کو کتنی کتنی گالیاں دی ہیں۔ تو یہ اصحاب اپنا اپنا طومار پیش کرنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ کیا یہی اسلام کا صحیح نمونہ ہے۔ جو آج تک دکھایا گیا اور آئندہ دکھایا جا رہا ہے۔ میں نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں۔ ان لوگوں نے جب بھی سٹیج پر آکر جماعت احمدیہ کو کوسا۔ اور کوستے وقت جب بھی کوئی حوالہ مرزا صاحب کی کتب کا دیا۔ بالکل غلط ہی دیا۔ سیاق و سباق کو چھوڑ کر دیا۔ اور اس طرح حاضرین سے خراج تحسین لینے کی کوشش کی۔ حاضرین میں سے بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو احمدی تحریرات سے واقف ہوں۔ اس لئے وُہ بیچارے اپنی بیچارگی کی وجہ سے ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔

۲۷ رمئی کا واقعہ ہے۔ کہ رام تلائی سیالکوٹ میں صاحبزادہ فیض الحسن ساکن آلومہار والے کا لیکچر تھا۔ تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا اب مرزائیوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر جماعت احرار ہمارا ایک جلسہ خراب کرے گی تو ہم ان کے دس جلسے خراب کرنے کے لئے مخلص رضاکار بھرتی کرینگے۔ اور ان کے لیکچرار وں کو ڈاڑھی سے پکڑ کر سٹیج سے نیچے اتار دینگے خواہ وُہ ظفر علی ہو۔ یا حبیب الرحمٰن لدھیانوی عطاء اللہ شاہ بخاری ہو یا مظہر علی اظہر۔ اور حوالہ پیش کیا الفضل ۱۱ رمئی ۱۹۳۵ء کا اور عبارت بھی پڑھکر سُنائی۔ یہ حوالہ سنتے ہی لوگ اپنے اپنے جامہ سے باہر ہو گئے۔ اور احمدیوں پر آوازے کسنے شروع کر دیئے۔ حوالہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ کہ اگر احمدیوں کی یہ تجویز ہے۔ تو احمدیو! نوٹ کرلو۔ میرے ۷۶ ہزار مرید ہیں جو لاٹھیوں سے تمہارا مقابلہ کرنے کو تیار بیٹھے ہیں۔

دوسری بات یہ کہی۔ سیالکوٹ میں ۲ رجون کو احمدیوں کا جلسہ ہونے والا ہے۔ مسلمانوں کی بہادری یہ ہے۔ کہ اس جلسہ کو خراب کریں۔ پکٹنگ لگائیں۔ خود بھی وہاں سننے کے لئے نہ جائیں۔ اور جو جانے والے ہوں۔ ان کو روکیں۔ غرض جس طرح ہو سکے۔ جلسہ کو درہم برہم کرو۔ تب جانوں گا۔ کہ تم نے اسلام کا کام کیا۔

میں شاہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ہم لوگ تو آپ کو تعلیم یافتہ سمجھکر آپ کا لیکچر سننے کے لئے گئے تھے۔ مگر افسوس آپ بھی مولوی ہی نکلے۔ کاشکہ ۱۱ رمئی کے الفضل کا حوالہ سناتے وقت یہ بھی بتا دیتے کہ یہ مسلمانوں کے معزز اخبار سیاست کے الفاظ ہیں۔ تاکہ تعلیم یافتہ لوگ اسی وقت آپ کو آپ کے علم کی داد دے دیتے۔ جب ہم نے ۱۱ رمئی کا الفضل دیکھا۔ تو ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ اور آلومہار صاحب کی تمام دیانتداری ہمارے سامنے آگئی۔ کیا اسی ایمانداری پر نازاں ہو کر گلا پھاڑ پھاڑ کر کہا جاتا ہے۔ کہ احمدی تین سال میں بالکل نابود ہو جائیں گے۔ اگر آپ کے پاس اس قسم کے اوزار احمدیت کو مٹانے کے لئے ہیں۔ تو جان لو۔ کہ عنقریب آپ لوگوں کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑے گا۔

جس حوالہ کو آپ نے الفضل کی طرف منسوب کیا۔ وہ اخبار سیاست کی عبارت ہے اور الفضل نے سیاست سے وہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ یہ مشورہ الفضل اپنی جماعت کو نہیں دے رہا۔ بلکہ محترم ایڈیٹر سیاست کی جانب سے ہم مسلمانوں کو دیا جا رہا ہے۔ اور ہم ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اس کو عمل میں لائیں۔

آلومہاری صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ ہمیں قادیان میں بجائے جامعہ احمدیہ کے جامعہ محمدیہ بنانا ہے۔ منارۃ المسیح کے مقابلہ میں منارہ احرار بنانا ہے۔ ہسپتال اور دینی درسگاہ بنانی ہے۔ اس لئے مالی امداد بڑھ چڑھکر دو۔ پھر کہا۔ ہر دوست یہ کتاب فرشتہ غیب مؤلفہ خالد وزیر آبادی خرید کر اپنے پاس رکھے۔ یہ احمدیوں کے مقابلہ میں زبردست حربہ ہے۔ اور قیمت صرف آٹھ آنہ۔ مگر افسوس کہ شاہ صاحب کی یہ ہوس بھی پوری نہ ہو سکی۔ نہ تو کسی نے چندہ دیا۔ اور نہ ہی کسی نے کتاب خریدی۔ میں شاہ صاحب کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ نے فرمایا تھا۔ میرا ۷۶ ہزار مرید ہے۔ جو احمدیوں کا مقابلہ لاٹھیوں سے کرنے کو تیار ہے۔ اگر جماعت احرار کے ساتھ آپ کو ایسی ہی ہمدردی ہے۔ اور آپ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ فرقہ حق پر ہے۔ تو اپنے مریدوں سے یہ اپیل کریں۔ کہ کم از کم دو دو پیسہ فی مرید بطور چندہ مجلس احرار میں داخل کرے۔ صرف اسی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے جامعہ محمدیہ بھی بن سکتا ہے۔ اور منارہ احرار بھی تیار ہو سکتا ہے۔ غالباً یہ دونوں چیزیں بن کر آپ کی کوٹھی کے لئے بھی روپیہ بچ جائے گا۔ ذرا ہم لوگ بھی تو دیکھ لیں۔ کہ آپ کی اس آہ وزاری میں کس قدر اثر ہے۔ لیکن اگر آپ کے مریدوں نے دو دو روپے بھی آپ کے کہنے پر نہ دیئے تو آپ ہی بتایئے۔ کہ ہم لوگوں پر آپ کی باتوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ جو آپ کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں احمدیوں پر احراریوں کے مظالم

جماعت احمدیہ ٹانڈہ کی مخالفت میں احرار اور معاونین احرار پورے ساز و سامان کے ساتھ مصروف ہیں۔ اور نمود و شور سے دعوٰی کیا جا رہا ہے۔ کہ جب تک احمدیوں کو پورے طور پر کچل نہ دیا جائیگا۔ محاصرہ نہیں اٹھایا جائیگا۔ آئے دن نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تقریروں سے عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے بلکہ اپنی خود ساختہ شریعت کی رُو سے افراد جماعت احمدیہ کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے ایک ایسا فتنہ پیدا کیا جا رہا ہے جس کے نتائج خطرناک نظر آتے ہیں۔ تقریروں میں اسقدر غلط بیانی اور دریدہ دہنی کیجاتی ہے۔ کہ کسی شریف آدمی کیلئے انکا سننا ناممکن ہے۔ البتہ جہلا اور رعایت ناعاقبت اندیش نوجوان طبقہ کو جماعت احمدیہ کیخلاف سخت مشتعل کر دیا گیا ہے۔ لڑکوں کے ہاتھوں میں جھنڈیاں دیکر ایک جلوس کی شکل میں اسلامی محلہ جات میں عموماً اور احمدیوں اور انکے اقربا کے گھروں کے نزدیک خصوصاً ہر روز پھرایا جاتا ہے۔ گندے اور غلیظ اشعار ضبط شدہ کتب سے پڑھکر آوازے کستے ہیں۔ بیچارے مولوی عبدالغنی لدور ایک نابینا تقاریر کرتے رہے۔ اور نہایت بدزبانی اور کمال غلط بیانی سے کام لیتے رہے۔ ۲۸ رمئی کو چودھری عبدالعزیز صاحب بیگوال ریاست کپورتھلہ نے سخت بدزبانی کی۔ اور غلط الزامات لگا کر احمدیوں کے جذبات کو نہایت بیدردی سے مجروح کرنیکے علاوہ صاف اور صریح قتل کی دھمکیاں دیں۔ اور نہایت فخریہ لہجہ میں کہا۔ ہم سیاسی غنڈے ہیں۔ دیکھینگے کہ گورنمنٹ مرزائیوں کو ہمارے حملہ سے کہاں چھپائیگی۔ اور کس طرح بچا سکیگی اسکے علاوہ گورنمنٹ کیخلاف بھی بہت زہر اگلا۔ غلط محمد

ہوشیارپور میں احراریوں کی فتنہ پردازیاں

۲۷ر مئی بوقت شب کمیٹی گنج ہوشیارپور میں احراریوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ایک بے سروپا تقریر احمدیوں کے خلاف کی۔ جلسہ شروع ہوتے سے پیشتر جس ذہنیت کا مظاہرہ احراریوں نے کیا۔ وہ نہایت ہی قابلِ شرم ہے منتظم جلسہ نے جو قریب کے ایک گاؤں کا ملاّ ہے۔ ایک بااثر اور معزز شخص کو جو کہ گورنمنٹ کالج ہوشیارپور کے پروفیسر ہیں۔ بہت برا بھلا کہا۔ صرف اس لئے کہ وہ سٹیج پر کیوں بیٹھے ہیں۔ آخر کار ان دونوں کا آپس میں تکرار بڑھ گیا۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کو سٹیج پر ہی بے دین اور کافر ہونے کا فتویٰ لگا دیا۔ جب صورت حالات خطرناک ہو گئی۔ تو عطاء اللہ شاہ صاحب نے ناظم جلسہ سے کہا۔ وہ پروفیسر صاحب سے معافی مانگیں۔ ورنہ میں جلسہ چھوڑ کر چلا جاؤنگا۔ مگر ملاّ صاحب اپنی ضد پر اڑے رہے۔ جب بخاری صاحب نے اپنی دال گلتی نہ دیکھی۔ تو معاملہ کو یونہی رفع دفع کرنیکی کوشش کرتے ہوئے تقریر شروع کر دی۔ اور حسب معمول جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کرنے لگ گئے۔ (نامہ نگار)

ایک احمدی کی وفات پر احراریوں کا اخلاق سوز اور شرمناک رویہ

موضع ستکوہا ضلع گورداسپور میں ایک احمدی بابا نظام الدین صاحب ۲۰ر مئی کو وفات پا گئے۔ چونکہ وہاں احمدی تھوڑے تھے۔ اس لئے آس پاس کے گاؤں مثلاً بہبل چک۔ بازید چک۔ فیض اللہ چک۔ ہرسیاں۔ دیال گڑھ کھوکھر۔ تہہ غلام نبی کے دوستوں کو فوتیدگی کی اطلاع دی گئی۔ سب دوست نماز جنازہ کے لئے جمع ہو گئے۔ اور کفن وغیرہ تیار کیا۔ میت کو کفن دینے کے وقت ظہر کی نماز کا وقت قریب تھا۔ اس لئے مناسب سمجھا کہ پہلے نماز پڑھ لی جائے۔ احمدی جب نماز پڑھ رہے تھے۔ تو کسی نے آواز دی۔ کہ میت کو احراری اٹھا کر لے گئے ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے پر میت غیر احمدیوں سے لی گئی۔ ورنہ معلوم نہیں وہ کیا کرتے۔

جب احمدی جنازہ پڑھ رہے تھے۔ تو احراریوں نے بچوں اور بڑوں اور بوڑھوں کی صفیں طیار کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناگفتنی اور گندی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اگرچہ ان کا برداشت کرنا ناممکن تھا۔ مگر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد نے مجبور رکھا۔ کہ ہم گالیاں سنیں۔ اور گالیاں دینے والوں کے حق میں دُعا کریں۔

(خاکسار میاں محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ بہبل چک)

کوائف لائل پور

احراریوں کی اشتعال انگیزیاں

۲۵-۲۶ر مئی کو مجلس احرار کے زیر اہتمام نہایت اشتعال انگیز اور دل آزار تقاریر حکیم نورالدین صاحب و مولوی محمد مسلم وغیرہ نے کیں۔

حکیم نورالدین نے لوگوں کو احمدیوں پر تشدد کرنے کی کھلم کھلا تلقین کی۔ ان کی تقریروں کی تردید کے لئے جماعت احمدیہ لائل پور نے ۲۸ر مئی کی شب کو مسجد فضل میں پبلک جلسہ کیا۔ جس میں شیخ محمد شریف صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے اعتراضات

کی تردید کی۔ دورانِ تقریر میں اور تقریر کے بعد غیر احمدیوں کو سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ ایسا دلچسپ تھا۔ کہ ۹½ بجے سے جلسہ شروع ہوا۔ اور پونے بارہ بجے ختم ہوا۔

چونکہ مولوی محمد مسلم کے متعلق اخبار "احسان" میں اسی دن یہ شائع ہوا تھا۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو ۲۶ر مئی کے جلسہ میں مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ اس لئے ہم نے مولوی محمد مسلم کو ایک رقعہ لکھا۔ مگر مولوی صاحب نے چار غیر احمدیوں کے سامنے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا میں نے قادیانی جماعت کو مناظرہ کا چیلنج نہیں دیا۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ ہم ہر وقت مولوی محمد مسلم وغیرہ سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سناتن دھرم سبھا کی مذہبی کانفرنس

۲۷ر مئی لائل پور میں سناتن دھرم کے زیر اہتمام مذاہب کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے" کے موضوع پر مختلف مذاہب کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے مضمون پڑھا۔ جو کہ نہایت جامع تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مضمون بہت پسند کیا گیا۔ (نامہ نگار)

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ کے اعزاز میں شاندار جلسہ

کلکتہ ۳ر جون۔ کل شام کو جماعت احمدیہ کلکتہ کے طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ کلکتہ کو فلسطین کیلئے مبلغ مقرر ہو کر قادیان واپس جانے کے موقعہ پر احمدیہ ہال میں شاندار الوداعی ٹی پارٹی زیر صدارت جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ دی گئی۔ احباب جماعت اس تقریب میں کثرت سے شامل ہوئے۔ علاوہ کلکتہ کے احمدی دوستوں اور بزرگوں کے صوبہ بنگال کی قریباً تمام جماعت کے نمائندے جو کہ پراونشل انجمن کی ایک کانفرنس کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ شریک جلسہ ہوئے علاوہ ازیں بعض غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مولوی عبد الحفیظ صاحب نے انگریزی میں اور میاں دوست محمد صاحب آف انڈیا موٹر سٹورس نے اردو میں ایڈریس پڑھے۔

اس کے بعد مولوی عبد المتین صاحب چودھری بی۔ اے نے اپنی ایک نہایت ہی لطیف انگریزی نظم پڑھکر سنائی۔

اس کے بعد بعض بزرگوں اور دوستوں نے تقریریں کیں۔ مولوی اختر علی صاحب صوبہ بہار کی طرف سے۔ خان بہادر الحاج مولوی ابوالہاشم خان صاحب چودھری ایم۔ اے بی۔ ٹی اور مولوی غلام صمدانی صاحب بی۔ ایل امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے بنگال کی جماعتوں کی طرف سے ملک مبارک احمد صاحب نے ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن کلکتہ کی طرف سے اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال نے مولانا محمد سلیم صاحب کی اعلیٰ تبلیغی خدمات اور علمی قابلیت کا اعتراف کیا۔ اور ان کی آئندہ کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔

احمدیان بنگال کی طرف سے خان بہادر الحاج مولوی ابوالہاشم خان صاحب چودھری ایم۔ اے نے مولوی صاحب موصوف کو ایک فونٹین پین بطور تحفہ پیش کرتے ہوئے وہ خواہش کی۔ کہ جب کبھی آپ اس قلم سے لکھیں۔ احمدیان بنگال کے لئے دُعا کریں۔

مولوی محمد سلیم صاحب نے آدھ گھنٹہ تک جوابی تقریر کی۔ اور تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ دُعا کے بعد ختم ہوا۔ اور حاضرین کی شربت اور پھلوں سے تواضع کی گئی۔

(نامہ نگار)

کوئٹہ میں زلزلہ سے ہولناک تباہی

کوئٹہ - ۴ جون - تاحال نقصان جان کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا - لیکن خیال کیا جاتا ہے - کہ صرف کوئٹہ شہر میں پچیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے ہیں - حکام کی طرف سے ہر ممکن کوشش ہو رہی ہے کہ نعشوں کو ملبوں کے نیچے سے نکال لیا جائے حکام کی طرف سے پانچ ہزار نعشوں کو ٹھکانے لگایا جا چکا ہے - جو لوگ اپنے اپنے وطنوں کو جانا چاہتے ہیں - ان کے لئے بلا کرایہ ہر ممکن سہولت کا انتظام کیا گیا ہے - اس وقت تک کوئٹہ سے ۱۴ سپیشل گاڑیاں روانہ ہو چکی ہیں - اور ان میں چھ ہزار مسافر جا چکے ہیں - مختلف ہسپتالوں میں آٹھ ہزار مجروحین زیر علاج ہیں - قریباً ستر ڈاکٹر - سینکڑوں نرسیں اور ہزار ہا رضا کار تیمارداری میں مصروف ہیں - خاص طور پر چھ سو مزدوروں کا انتظام کیا گیا ہے گھوڑ دوڑ کے میدان میں انفارمیشن بیورو کا انتظام کیا گیا ہے - دیہات میں بھی طبی امداد اور خوراک کی بہم رسانی کا انتظام کیا گیا ہے -

چونکہ ابھی تک جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں اور گاڑیاں چونکہ سامان خورد و نوش پہنچانے میں مصروف ہیں اس لئے کوئٹہ میں کسی شخص کو داخل ہونے کی اجازت نہیں - جب تک کسی شخص کے پاس پاس نہیں ہوگا - اسے روہڑی سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی - اور پاس صرف ان لوگوں کو مل سکیں گے جو سرکاری ڈیوٹی پر ہوں گے - یہ پاس آرمی ہیڈ کوارٹرز (ایڈجوٹنٹ انڈیا) کی طرف سے جاری کئے جائیں گے -

لاہور ۴ جون - آج کوئٹہ سے تیسری گاڑی بھی پہنچ گئی - اب لاہور میں پناہ گزینوں کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی ہے - راستے کے سٹیشنوں پر بھی قریباً اسی قدر تعداد اتر گئی ہے -

لاہور - ۴ جون - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ اس افواہ میں کہ کوئٹہ کو بارود سے اڑا دیا جائے گا - کوئی صداقت نہیں فوجی حکام حتی الامکان ملبہ میں دبے ہوئے اشخاص کو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں

شملہ - سرکاری اعلان کے بقیہ حصے سے جو بعد میں موصول ہوا ظاہر ہے - کہ سپلائی کا کام ویسٹرن کمانڈ نے اپنے ذمے لیا ہے - اور سامان خوراک وغیرہ بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ملٹری ہسپتال نے گزشتہ چوبیں گھنٹوں کے دوران میں تقریباً ۳۵۰۰ مجروحین کا علاج کیا - چھاؤنی کے ہسپتال میں ایک ہزار سے زیادہ مجروحین کا علاج ہوا - ریلوے اور سڑکوں کے ذرائع آمد و رفت ابھی تک مسدود ہیں - رسل و رسائل صرف فوجی وائرلیس کے ذریعے ہو رہا ہے - صرف سول کی تار برقی کی لائن فوجی سگنل کی مدد سے درست کر دی گئی ہے -

پولیس اور سول کے ماتحت عملے کے ہلاک ہو جانے کی وجہ سے فوجی حکام سے مدد طلب کی گئی ہے - پنجاب اور صوبہ سرحد سے سپیشل پولیس کوئٹہ پولیس کی مدد کے لئے بھیجی جا رہی ہے -

کوئٹہ جانے کے لئے ریلوے ٹکٹ بند کر دئے گئے ہیں - کوئی شخص روہڑی سے آگے خاص اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا - پبلک سے درخواست کی گئی ہے - کہ ان احکامات کو نافذ العمل بنانے میں حکومت سے اشتراک عمل کریں -

لاہور - ۴ جون - کوئٹہ جیل کے تمام کے تمام قیدی جن کی تعداد سو کے قریب تھی ہلاک ہو گئے - ہوائی جہاز نے علاقہ پر پرواز کر کے دیکھا ہے - کہ ضلع کے بہت سے دیہات تباہ ہو گئے ہیں - بارود کا ایک سٹور جس میں آگ لگ گئی بھک سے اڑ گیا - پٹرول کے کچھ ٹینک پھٹ گئے ہیں - ایک ماہر فن تعمیرات کا جو وہاں سے بچ کر آیا ہے - بیان ہے کہ پچاس سال کی پیہم کوشش کے بعد کوئٹہ کو جو

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۳ جون - دارالعوام نے واقعہ فاجعہ کوئٹہ کی تفصیلات وزیر ہند کی زبانی نہایت ہمدردانہ آمیز خاموشی سے سنیں - سر سیموئل ہور نے کہا - "میں دلی افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں - کہ کوئٹہ کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں - وہ اخبارات کی اطلاعات سے بالکل مطابقت رکھتی ہیں - افسوس تمام کوئٹہ تباہ ہو گیا ہے - میجر ایٹلی نے سر ہور سے درخواست کی کہ اس امر کی وضاحت کر دی جائے - کہ کوئٹہ کے ملبہ میں دبے ہوئے مجروحین کی تلاش میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں کی جائے گی - جس کا سر سیموئل ہور نے اثبات میں جواب دیا -

ہوشنگ آباد - دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا - انہیں نو ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے -

لاہور ۲ جون - خالصہ یوتھ لیگ کا اجلاس سردار سنت سنگھ ایم - ایل اے کی صدارت میں منعقد ہوا - اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا - جس میں ہر دو اکالی پارٹیوں کے لیڈروں سے درخواست کی ہے کہ وہ پندرہ جون تک آپس میں پارٹی بازی کو ختم کر دیں - ورنہ یوتھ لیگ ان کی سرگرمیوں کو بند کرنے کے لئے ایجی ٹیشن کرے گی - اور ان کی لیڈری کا خاتمہ کر کے دم لے گی -

پٹنہ ۲ جون - گورنر جنرل نے بہار اور اڑیسہ کو اپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ۱۹۳۵ء کی منظوری دے دی ہے - یہ ایکٹ مذکور مقامی لیجسلیچر نے گزشتہ اجلاس میں پاس کیا تھا -

لنڈن - بذریعہ ڈاک - پارلیمنٹ کے بعض لیبر ممبروں اور دیگر سیاستدانوں کی طرف سے جنہیں ہندوستانی معاملات میں دلچسپی ہے - گورنمنٹ کو پرائیویٹ طور پر عرضداشتیں ارسال کی جا رہی ہیں - کہ انڈیا بل کے پاس ہو جانے پر جو شاہی اعلان کیا جائے - اس میں قیدیوں کی عام معافی کے متعلق بھی ذکر ہو - ان عرضداشتوں میں یہ بتایا گیا ہے - کہ جوبلی کے دوران میں عام معافی نہ دے کر ایک اہم موقع کھو دیا گیا ہے - حکام حسب دستور اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں -

لنڈن - ۳ جون - دارالعوام میں نو اشخاص نے استفسار کیا کہ انڈیا بل پر غور کرنے کے لئے ایوان شہزادگان ہند کا اجلاس کب منعقد کیا جا رہا ہے - سر سیموئل ہور نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ابھی تک اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی - معلوم ہوا ہے - کہ اس کے انعقاد کا تعلق براہ راست شہزادگان اور وائسرائے پر موقوف ہے -

لاہور - ۴ جون - آج لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا اجلاس منعقد ہوا - جس میں جسٹس سر جیمز ایڈیسن اور آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل گورنمنٹ ہند کو "نائٹ ہڈ" کے خطابات ملنے پر مبارکبادی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا

پیرس ۳۰ جون - کرنسی کے استحکام کے لئے کیلاکس بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کی کوشش کر رہے ہیں -

دنیا میں - گذشتہ چھ ہفتے کے دوران میں حسب ذیل زلزلے آئے -

۲۱ اپریل کو جاپان کے جزیرہ فارموسا میں زلزلہ آیا جس میں ۳۰ ہزار اشخاص ہلاک اور بارہ ہزار زخمی ہوئے - مئی کے پہلے ہفتہ میں ترکی میں ایک زلزلہ آیا - جس میں دو سو اشخاص ہلاک اور پانچ سو مجروح ہوئے ۱۲ اپریل سے ۲۳ اپریل تک ایران کے مختلف حصوں میں زلزلے آئے - جن میں پانچ سو سے زیادہ اشخاص ہلاک ہوئے ۲۳ اپریل کو کلکتہ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے - ۱۹ و ۲۰ اپریل کو جیرہ روم کے مختلف حصوں میں زلزلے آئے -

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - (ایڈیٹر غلام نبی)